© rasailojaraid.com

تماشا دیکھنے کے بعد اس لادینی حکومت میں جس نے مسلمانوں کے خون سے یہ ہولی کھیلی ہو، وزارت کی گدی پر براجمان ہوئے ہوں"

اگر مولانا آزاد کے یہ قصور صحیح مان بھی لئے جائیں۔ تو پھر بھی "تذکرہ" ان کے اس زمانے کی تصنیف ہے، جب وہ ان قصوروں کے مرتکب نہ ہوئے تھے، اور ان کی زندگی بالکل دوسری تھی،

غرض کتاب کافی پراز معلومات ہے، اور اس قابل ہے کہ کوئی لائبریری اس سے خالی نہ رہے۔

(م۔ س)

مسلمان سسلی میں

مصنفہ نصیر احمد جامعی۔ ناشر سنگ میل پبلی کیشنز۔ شاہ عالم گیٹ لاہور، ضخامت ۲۰۴ صفحات، مجلد، قیمت ۵ روپے

بحیرہ روم میں واقع مشہور جزیرہ سسلی (صقلیہ) میں مسلمانوں کی کوئی ڈھائی سو برس تک حکومت رہی، اور اس عرصہ میں اس جزیرے میں علوم وفنون اور تہذیب وتمدن نے اتنی ترقی کی، کہ وہ اثرات جو اسلامی دنیا سے یورپ میں پہنچے، اور وہاں نشاۃ ثانیہ کو بروئے کار لانے کا ایک اہم سبب بنے، وہ اسلامی اسپین کے بعد اسی اسلامی صقلیہ سے گئے تھے۔

اسلامی صقلیہ نے یورپ کے ادب پر جو اثر ڈالا، مشہور شامی اہل قلم کرد علی رینالڈی کے حوالے سے اس کے بارے میں لکھتے ہیں:۔ "عربوں نے تنہا سسلی اور اطالیہ ہی کی شاعری کو مدد نہیں پہنچائی، بلکہ ہمارے قصص اور افسانوں کی شکل وصورت اور اس کے مواد میں بھی مدد دی"۔ اس بیان سے اسپین کے نامور مستشرق آسین کی اس رائے کی تائید ہوتی ہے۔ کہ اطالوی شاعر دانتے نے اپنے قصے (ڈیوائن کامڈی) کا مواد المعری کے رسالے "الغفران" سے اخذ کیا ہے" سسلی کی تہذیب وتمدن اور علوم وفنون سے یورپ جس طرح متاثر ہوا، اس کا ذکر اکثر مصنفوں نے کیا ہے، رابرٹ برنالٹ لکھتا ہے۔

"بارھویں صدی کے وسط تک یہ جزیرہ اسلامی تہذیب وتمدن کا گہوارہ تھا۔ مسلمانوں کے عہد حکومت کے بعد جہاں عیسائی حکمراں ایک عرصے تک اسلامی طور وطریق اختیار کئے رہے، بڑے بڑے معززا ور با اختیار عہدوں پر مسلمانوں کو متعین کیا۔ صقلیہ کا طرز حکومت تمام یورپ کے لئے ایک نمونہ تھا۔ نارمن چونکہ بیک وقت صقلیہ اور انگلستان پر حکمراں تھے، اور ان کا آپس میں میل جول بھی رہتا تھا، اس لئے تمدن اسلامی کے بہت سے اثرات براہ راست صقلیہ سے جزائر برطانیہ تک پہنچے"۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس بارے میں موسیو لیبال لکھتا ہے :- "عربوں کا اثر مغرب کی زمین پر بھی اتنا ہی ہوا جتنا مشرق میں ہوا۔ اور انہیں کی بدولت یورپ نے تمدن حاصل کیا۔۔۔ جیسا کہ بار بار کہا جاتا ہے یورپ میں عربوں کے علوم جنگ صلیبی کے ذریعہ نہیں پھیلے، بلکہ اندلس اور جزیرہ صقلیہ اور اطالیہ کے ذریعہ سے۔۔۔۔۔۔ موسیو لی برنی لکھتے ہیں کہ اگر عربوں کا نام تاریخ میں سے نکال دیا جاتا، تو یورپ کی علمی نشاۃ ثانیہ کئی صدی تک پیچھے ہٹ جاتی۔"

مشہور کتاب "معرکہ سائنس و مذہب" کے مصنف ڈریپر نے لکھا ہے :-

"۔۔۔ البتہ اس امر کا تذکرہ کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی اٹلی اور سسلی میں ان کے موجود ہونے کی وجہ سے یورپ کی عقلی و دماغی ترقی کو ایک بہت بڑی تحریک پہنچی"

مشہور عرب جغرافیہ داں ادریسی (وفات ۵۶۰ ھ) نے سسلی ہی میں جغرافیہ پر اپنی مشہور کتاب مرتب کی تھی۔ جس کے متعلق جرجی زیدان لکھتے ہیں :- "ادریسی کا جغرافیہ اہل یورپ کے لئے کئی صدیوں تک خصوصاً ممالک مشرق کے جغرافی حالات کے لئے مدار بنا رہا۔ ان لوگوں نے اس کے نقشے اپنی زبانوں میں ترجمے کئے۔۔۔۔"

یہ تھا اسلامی صقلیہ، اور یوں اس نے یورپ کو تہذیب و تمدن اور علوم فنون سے نوازا۔ لیکن آخر میں بقول اسکاٹ یہ ہوا۔

" دنیا بھر کی کسی قوم کے آثار ایسے کامل طور پر اور ایسے باقاعدہ طریقے سے کہیں نہیں مٹائے گئے جیسے کہ مسلمانان صقلیہ کے آثار برباد کئے گئے۔"

کتاب بڑی دلچسپ ہے، لیکن اس کا آخری حصہ جس میں معاشرت اور علوم و فنون کا ذکر ہے اور جو ۱۳۷ صفحے سے شروع ہوتا ہے، اسے اور طویل ہونا چاہئے تھا، اور شروع کے ۱۳۵ صفحے جن میں محض سیاسی اکھاڑ پچھاڑ کا ذکر ہے، جس سے ایک عام قاری کو زیادہ دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ کچھ ضرورت سے زیادہ ہیں، اور یہ بیان چنداں دلچسپ بھی نہیں۔

کتاب بڑے سلیقہ سے چھاپی گئی ہے، اور عام مطالعہ کے لئے بڑی مفید ہے۔

(م۔س)

© rasailojaraid.com